مرزا صاحب۔ ڈپٹی آتھم اور چودھری صاحب

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

(از اڈیٹر)

ڈپٹی آتھم وہ عیسائی مناظر تھا جو مئی ۱۸۹۳ء کو بمقام امرتسر مرزا صاحب سے مناظرہ میں عیسائیوں کی طرف سے پیش ہوا۔ مرزائی واقعات میں مسٹر آتھم ایک تاریخی شخص ہے۔ مباحثہ امرتسر میں اور اُس کے بعد ڈپٹی آتھم کا بڑا چرچا رہا۔ مگر آجکل آسمانی منکوحہ کے ذکر سے آتھم کا ذکر غیر مذکور ہوگیا ہے۔ خدا بھلا کرے چودھری منظور الٰہی کا۔ اُنہوں نے اخبار پیغام صلح میں آتھم غیر مذکور کو مذکور کردیا۔

آج جس واقعہ کا ذکر ہم ناظرین کو سنانا چاہتے ہیں اُس سے پہلے مباحثہ مذکورہ سے چند فقرات پیش کرنے ضروری ہیں۔ یہ مباحثہ پندرہ روز تک جاری رہا تھا۔ مباحثہ جب ختم ہوا تو اس کے خاتمہ پر آخری تقریر میں مرزا صاحب نے ایک بیان دیا جو یہ ہے کہ

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم تیرے عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے' تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اسکو سخت ذلت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور اسوقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئیگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائینگے بعض لنگڑے چلنے لگیں گے۔ اور بعض بہرے سُننے

لگیں گے۔ اسی طرح پر جس طرح اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ سو الحمدللہ والمنتہ کہ اگر یہ پیشگوئی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے × × ×

میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے تھا۔ میں اسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدائے تعالےٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کیلئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اُس کی باتیں نہ ٹلینگی ۔" (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸/۱۸۹)

مرقع اس اقتباس سے یہ بات صاف سمجھ میں آتی ہے کہ بحث الگ چیز ہے اور پیشگوئی الگ۔ قطعاً اور یقیناً یہ دو چیزیں ہیں۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے کہ بحث جملہ مسلمانوں کی طرف سے خدمت تھی اور پیشگوئی خاص دعوے مرزا کے اثبات کیلئے۔ پس ناظرین اتنے مضمون کو ذہن میں رکھکر چودھری صاحب کی سنیں۔ مگر پہلے یہ بھی سن لیں کہ ڈپٹی آتھم اس مدت میں نہ مرا۔ بلکہ بعد مقررہ مدت اکیس ماہ زیادہ گزار کر ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا۔ اس پر ہر فریق مخالف مرزا نے شور کیا۔ ہندوؤں نے، مسلمانوں نے، عیسائیوں نے، جن کا حق اعلیٰ تھا۔ اس شورا شوری میں مرزا صاحب نے بھی خوب گرما گرم تحریریں شائع کیں۔ اُن تحریروں کو اپنے معنے میں چودھری منظور الٰہی صاحب احمدی نقل کرتے اور اُن کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"عیسائیوں کا تو اس موقع پر شور و غل مچانا قدرتی بات تھی۔ لیکن ناظرین یہ معلوم کرکے تعجب کرینگے کہ اسلام اور عیسویت کے اس مقابلہ پر جس میں اسلام اور نبی پاک کی عزت و بے عزتی کا سوال درپیش تھا ہمارے مولوی صاحبان عیسائیوں کی حمایت پر کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور ان میں سب سے پیش پیش مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ سعد اللہ نومسلم لودھیانوی اور مولوی عبدالحق غزنوی امرتسری تھے۔ ان کی حالت کو دیکھکر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ذیل کا اعلان شائع کیا۔

نیم عیسائیوں کا ذکر | بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہئے اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک نہیں مرسکا اور مارے خوشی کے صبر نہ کرسکے۔ آخر اشتہار نکالے اور اپنی عادت کے موافق بہت کچھ ان میں گند بکا۔ اور اُس ذاتی بخل کی وجہ سے جو میرے ساتھ تھا اسلام پر بھی حملہ کیا۔ کیونکہ میرے مباحثات اسلام کی تائید میں تھے نہ میرے مسیح موعود ہونے کی بحث میں۔ غایت درجہ میں ان کے خیال میں کافر تھا۔ یا شیطان تھا۔ یا دجال تھا۔ لیکن بحث تو جناب رسول اللہ صلعم کی صداقت اور قرآن کریم کی فضیلت کے بارے میں تھی۔ اور صادق کاذب کی یہ تشریح لکھی گئی ہے کہ جو شخص سچے دل سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکاری ہے وہ کاذب ہے۔ اسی فیصلہ کیلئے الہام پیش کیا گیا تھا۔ لیکن ہمیں آہ کھینچکر کہنا پڑا کہ مخالف مولویوں نے مجھے دروغگو ثابت کرنے کے لئے اللہ اور رسول کی عزت کا ذرہ خیال نہ کیا۔ اور میرا مغلوب ہونا اس بحث میں تسلیم کرلیا۔ اور اس صریح نتیجہ سے کچھ بھی نہ ڈرے جو مغلوب ہونے کی حالت میں فریق مخالف کے ہاتھ میں آتا ہے۔ اور میاں ثناء اللہ وسعد اللہ وعبدالحق وغیرہ نے عیسائیوں کا غالب ہونا مان لیا۔ تو پھر کیوں یہ لوگ اپنے اشتہاروں میں عیسائیوں کے حال پر افسوس کرتے ہیں۔

کہ اُنہوں نے اسلام کی تکذیب کیلئے یہ حجت قرار دی جبکہ بحث اسلام اور عیسائیت کے صدق و کذب کی تھی نہ میرے کسی خاص عقیدے کی۔ تو نعوذ باللہ اگر میں مغلوب ہوں تو پھر دشمن کیلئے حق پیدا ہو گیا کہ اپنی عیسائیت کے صدق کا دعوے کرے۔ امور بحث پر نظر چاہئے نہ مباحثہ پر۔ مثلاً اگر ہماری طرف سے ایک بھنگی یا چمار جو دین سے بالکل الگ ہے اسلامی حمایت میں عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کرے تو پھر بھی یہ ممکن نہ ہوگا کہ عیسائی فتحیاب ہوں۔ اور خدائے تعالیٰ اس کا بھنگی یا چمار ہونا نہیں دیکھیگا بلکہ اپنے دین کی عزت محفوظ رکھ لیگا۔ اور کبھی اسلام کو سُبکی نہیں دکھلائیگا" (پیغام صلح ۱۷ اپریل ۱۹۳۲ء صفحہ ۶)

مرقع ہم نے سمجھا تھا کہ مرزائیوں کی بے سمجھی سمجھ سے مبدّل ہو گئی ہوگی۔ ممکن ہو اُن دنوں اگر نہ سمجھے ہوں تو اب سمجھ گئے ہونگے۔ مگر آہ افسوس ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ہم پہلے ہی بتا آئے ہیں کہ بحث الگ چیز تھی اور پیشگوئی الگ۔ اس اقتباس میں مرزا صاحب نے بھی دو لفظ بار بار بولے ہیں (۱) **بحث** (۲) الہام۔ علمائے اسلام نے آپ کی بحث میں عیسائیوں کو سچا نہیں کہا۔ بلکہ الہامی پیشگوئی چونکہ سچی نہ ہوئی تھی علماء اسلام کو اسی حصہ میں مرزا صاحب سے اختلاف تھا۔ اس لئے اُنہوں نے بڑی احتیاط سے خاص اسی حصہ پر زد ڈالی۔ اور حصہ بحث کو مطلق کچھ نہ کہا۔ وہ اشتہارات ناپید ہو جاتے مگر ہم نے اُن کو رسالہ "الہامات مرزا" میں یکجا محفوظ کر رکھا ہے۔ آج انہی میں سے چند اقتباسات سُناتے ہیں۔ امرتسری اشتہار کا اقتباس یہ ہے:-

"مرزا قادیانی تمام مخلوق کی نظروں میں ذلیل اور رسوا ہوا کہ آتھم امرتسری باوجود پیرانہ سالی کے پندرہ مہینے کی مدت میں نہیں مرے۔ الخ"

لودہانوی اشتہار کا اقتباس یہ ہے:-

"ارے او خود غرض خود کام مرزا ارے منحوس نافرجام مرزا

"پینے پندرہ برس چڑھ کے گذرے　　ہے آتھم زندہ اے غلام مرزا
کہاں ہے اب وہ تیری پیشگوئی　　جو تھا شیطان کا الہام مرزا"

کوئی ایک اشتہار بھی اسلامی بلکہ غیر اسلامی بھی ایسا نہ تھا جس میں مضمون بحث کی طرف روئے سخن ہو۔ بلکہ محض پیشگوئی پر توجہ تھی۔ مگر مرزا صاحب اور اتباع مرزا اپنا کذب چھپانے کو اسلام کی آڑ لیتے رہے ہے۔ اُس وقت تو ہم سمجھتے تھے کہ تازہ تازہ زخم ہے اسلئے ایسا کہتے ہیں جب کچھ مدت گذریگی اور غور وفکر کرینگے تو خود ہی تمیز کر لینگے۔ لیکن آج چودھری منظور الٰہی کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ابھی وہ لوگ ہیں جن کا قول ہے ؎

پھرے زمانہ' پھرے آسماں' ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

پس احمدی ممبرو! ہم تمہیں ایک نصیحت کرتے ہیں جو تمہارے حق میں مفید ہوگی۔ "اپنے عقیدے کا اظہار جن لفظوں سے چاہو کرو مگر یہ سوچ لیا کرو کہ دنیا میں سمجھدار بھی ہیں جو بال کی کھال اُتارنے میں کمال رکھتے ہیں۔ اُن کے سامنے ایسی تلبیس حق کرنا اپنے مذہب اور بانئ مذہب کو ذلیل کرنا ہے"۔

بھلا مرزا صاحب نے جو بھنگی کی مثال دی ہے' اسی مثال میں بھنگی اسلام کی طرف سے مباہلہ کر کے اعلان کرے کہ میرے نبی ہونے کی دلیل یہی مباہلہ ہے تو احمدی دوستو! ایمان سے بتاؤ کہ ایسی صورت میں تم اُس کے مباہلہ میں اُس کے مصدق ہو گے یا مکذّب؟ پس ؎

آنچہ بخود نپسندی بدیگراں مپسند

"مرقع" کے بہی خواہ
اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کریں